❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت اللہ تعالیٰ
وقت 5-7 منٹ

خواب اَور رؤیائے صالحہ،نبوّت کے چھیالیس حصّوں میں سے ایک ہے

(تقریر نمبر1)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ۔وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا

(بنی اسرائیل:61)

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے

(درثمین)

معزز سامعین! آج مجھے خواب،رؤیائے صالحہ، مبشرات، الہام،وحی اور کشف پر روشنی ڈالنی ہے۔چونکہ یہ مضمون بہت اہم اور قدرے مشکل و پیچیدہ بھی ہے۔اِس لئے سب سے پہلے خواب اور رؤیاء صالحہ کا ذکر کروں گا۔حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی نیک آدمی کا اچھا خواب نبوّت کا چھیالیسواں حصّہ ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الرؤیا باب رؤیا الصالحین)

ایک دوسری روایت میں ’رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ‘ یعنی مؤمن کے خواب کے الفاظ ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الرؤیا باب رؤیا الصالحۃ)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ

(بخاری کتاب التعبیر باب المبشرات)

یعنی ”اب نبوت باقی نہیں رہی (ہاں اس کا فیض) مبشرات کی صورت میں باقی ہے۔“۔صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا وَمَا الْمُبَشِّرَاتِ؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَه (مبشرات سے مراد نیک خواب ہیں)۔پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَه مِنَ اللّٰهِ

(بخاری، الصحیح، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس و جنوده)

یعنی نیک خواب اللہ ربُّ العزّت کی طرف سے ہوتے ہیں۔ایک جگہ فرمایا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جبکہ بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔پس اگر کوئی بُرا خواب دیکھے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگے اور بائیں طرف تھوک دے وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الرؤیا باب الرؤیا الصالحۃ، باب الحُلم من الشیطان)۔

یہ مضمون ترمذی میں قدرے اختلاف کے ساتھ یوں بیان ہوا ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ یقیناً رسالت اور نبوّت منقطع ہو گئی ہے پس میرے بعد نہ رسول ہے اور نہ نبی۔ راوی حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ بات لوگوں پر گراں گزری۔ اِس پر آپؐ نے فرمایا۔ ہاں! مبشّرات باقی ہیں۔ لوگوں نے پوچھا۔ یارسول اللہؐ! مبشّرات سے کیا مراد ہے؟۔ فرمایا۔ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ، وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ کہ ایک مسلمان کا خواب اور وہ نبوّت کے اَجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

(حدیقۃُ الصالحین حدیث نمبر 979)

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ملتا ہے۔ اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ

(ترمذی، السنن، کتاب الرؤیا عن رسول اللہ، باب قولہ لھم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا)

کہ وہ خواب جو سحری کے وقت رات کے پچھلے پہر آتے ہیں وہ دیگر خوابوں کے مقابلے میں زیادہ سچے ہوتے ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب کی اقسام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اَلرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ بُشْرٰى مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عزوجل وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ وَالرُّؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطٰنِ

(حاکم، المستدرک، 422:4، رقم:8174)

یعنی خواب تین طرح کے ہوتے ہیں، سچا و نیک خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتا ہے، دوسری قسم آدمی اپنے نفس سے ہی گفتگو کرے، تیسری قسم شیطان کی طرف سے ڈرانا ہے۔

سامعین! مضمون کو آگے بڑھانے سے قبل یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رؤیاء صالحہ کا ذکر اپنی پیاری کتاب قرآن کریم میں متعدّد بار کیا ہے۔ ایک تو سورۃ بنی اسرائیل آیت 61 میں ذکر ملتا ہے جس کی تلاوت مَیں تقریر کے آغاز میں کر آیا ہوں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ

(یاد کر) جب ہم نے تجھے کہا یقیناً تیرے ربّ نے انسانوں کو گھیر لیا ہے اور وہ خواب جو ہم نے تجھے دکھایا اُسے ہم نے نہیں بنایا مگر لوگوں کے لئے آزمائش اور اس درخت کو بھی جو قرآن میں ملعون قرار دیا گیا اور ہم انہیں تدریجاً ڈراتے ہیں مگر وہ اُنہیں سوائے بڑی سرکشی کے اور کسی چیز میں نہیں بڑھاتا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ (الصافات:106)

یقیناً تُو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہے۔ یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

پھر فرمایا۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ (الشوریٰ:52)

یعنی کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی پیغام رساں بھیجے جو اُس کے اِذن سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ یقیناً وہ بہت بلند شان (اور) حکمت والا ہے۔

سامعین! قرآن کریم میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رؤیا کا ذکر سورت الانفال کی آیت 44 میں فرمایا گیا ہے جیسے کہ فرمایا:

اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا وَلَوْ اَرٰكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللهَ سَلَّمَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

کہ یاد کرو جب اللہ تجھے ان کو تیری نیند کی حالت میں کم دکھا رہا تھا اور اگر وہ تجھے ان کو کثیر تعداد میں دکھاتا تو تم ضرور بزدلی دکھاتے اور اس اہم معاملہ میں اختلاف کرتے۔ لیکن اللہ نے تمہیں بچا لیا۔ یقیناً وہ سینوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

اس مذکورہ بالا آیت میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس رؤیا کا ذکر ہے اس کا تعلق غزوۂ بدر کے ساتھ ہے اور اس غزوہ کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کفّار کے لشکر کی کیفیت یعنی دشمنوں کی تعداد کم کر کے دکھائی گئی تھی جس کا فائدہ یہ ہوا کہ صحابہؓ کے حوصلے بھی بلند رہے، وہ ثابت قدم بھی رہے اور انجام کار کامیابی سے ہمکنار ہوئے اور اگر اللہ تعالیٰ خواب میں کفّار کے لشکر کو زیادہ کر کے دکھاتا تو مسلمان پست حوصلہ اور بزدل ہو جاتے اور جنگ کے متعلق ان کے خیالات

مختلف ہو جاتے۔ کوئی ثابت قدم رہنے کی رائے دیتا کوئی بھاگ جانے کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے یہ خواب دکھا کر مؤمنوں کو باہمی اختلاف اور بزدلی سے محفوظ رکھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر صغیر میں اس آیت کے فٹ نوٹ میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ

"خواب میں دشمن کی تعداد کم کر کے دکھائے جانے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دشمن پر غلبہ ملے گا۔"

قرآن کریم میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے رؤیا کا ذکر سورت بنی اسرائیل کی آیت 61 میں فرمایا گیا ہے جیسے کہ فرمایا:

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ

یعنی جو رؤیا ہم نے تجھے دکھائی تھی اسے ہم نے لوگوں کے لیے صرف امتحان کا ذریعہ بنایا تھا۔

اس مذکورہ بالا آیت میں جس رؤیا کا ذکر ہوا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر صغیر میں اس آیت کے فٹ نوٹ میں اسراء کو متعلق رؤیا کا ذکر فرمایا ہے کہ

"رؤیا اسی سورۃ میں اسراء کے واقعہ میں بیان کی گئی ہے اور اسراء وہ کشفی سفر تھا جو فلسطین کی طرف ہوا۔"

اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ اسراء کا ذکر سورت بنی اسرائیل میں یوں بیان فرمایا ہے کہ

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (بنی اسرائیل:2)

یعنی پاک ہے وہ جو رات کے وقت اپنے بندے کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی طرف لے گیا جس کے ماحول کو ہم نے برکت دی ہے۔ تا کہ ہم اسے اپنے نشانات میں سے کچھ دکھائیں۔ یقیناً وہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سفر رات کے وقت ہوا، یہ سفر مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک سفر ہوا، آسمان کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بعض نشانات دکھانا چاہتا تھا۔ احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنی آپؐ سوئے ہوئے تھے مسجد حرام میں اور اس واقعہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوگئے اور اس واقعہ کے وقت آپ کا جسم مبارک غائب نہیں ہوا تھا۔ وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنی پھر آپؐ بیدار ہوگئے اور آپؐ مسجد حرام میں تھے۔ غرض یہ واقعہ اسراء ایک روحانی امر اور ایک نہایت لطیف کشف تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند کی حالت میں پیش آیا۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل، صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب: تنام عینہ ولا ینام قلبہ، باب واذکر فی الکتاب مریم)

پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا (الفتح:28)

کہ یقیناً اللہ نے اپنے رسول کو (اس کی) رؤیا حق کے ساتھ پوری کر دکھائی کہ اگر اللہ چاہے گا تو تم ضرور بالضرور مسجدِ حرام میں امن کی حالت میں داخل ہوگے، اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے اور بال کترواتے ہوئے، ایسی حالت میں کہ تم خوف نہیں کروگے۔ پس وہ اس کا علم رکھتا تھا جو تم نہیں جانتے تھے۔ پس اس نے اس کے علاوہ قریب ہی ایک اور فتح مقدّر کر دی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر صغیر میں اس آیت کے فٹ نوٹ میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ ہم خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ اس خواب کو پورا کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ جانے کے لیے روانہ ہوئے لیکن حدیبیہ کے مقام پر روک دیے گئے۔ آخر کفار نے درخواست کی کہ اس سال طواف نہ کریں مگر اگلے سال ہم آپ کا راستہ کھلا چھوڑ دیں گے۔ اس وقت طواف کر لیں۔"

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رؤیا میں فتح مکہ کی خبر دی گئی تھی۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعبیر یہی سمجھی شاید ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خانہ کعبہ کا طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ سے اس بات کا تذکرہ فرمایا اور انہیں بھی اپنے ساتھ چلنے کی تلقین فرمائی اور ساتھ ہی صحابہ پر یہ بھی واضح کر دیا کہ ہم صرف طواف کی نیت سے جا رہے ہیں اس لیے کوئی ایسی بات نہ کی جائے جو دشمن کی ناراضگی کا موجب ہو۔ چنانچہ ذوقعدہ سن 6 ہجری، پیر کے دن

صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کم وبیش چودہ سو اصحابؓ کے ساتھ مکّہ روانہ ہوگئے۔ مکّہ کے قریب پہنچ کر معلوم ہوا کہ کفار مکّہ جنگ پر آمادہ ہیں اور مسلمانوں کو آگے نہیں جانے دیں گے۔ چنانچہ یہ قافلہ مکّہ کے قریب حدیبیہ کے مقام پر ٹھہرا جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عظیم الشان معاہدہ کیا جو صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس معاہدے پر صحابہؓ کے دل میں غم اور غصّہ کے جذبات پیدا ہوئے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم سچے نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! پھر انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے نہیں بتایا تھا کہ ہم خانہ کعبہ کا طواف کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اس پر حضرت عمرؓ نے کہا: پھر آپؐ نے آج یہ معاہدہ کیوں کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ تو فرمایا تھا کہ ہم بیت اللہ کا طواف امن سے کریں گے مگر یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ ہم اسی سال کریں گے یہ تو میرا اجتہاد تھا۔ پھر فرمایا: تو پھر تم انتظار کرو تم ان شاء اللہ ضرور مکّہ میں داخل ہوگے اور کعبہ کا طواف کروگے۔

اسی موقع پر بیعتِ رضوان بھی ہوئی جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح کی آیت 19 میں فرمایا ہے۔ معاہدہ مکمل ہونے کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حرم محترم حضرت اُمّ سلمہؓ کی تجویز پر اپنے قربانی کے جانور ذبح فرمانے کے بعد اپنے سر کے بال منڈوائے، یہ دیکھ کر صحابہؓ نے بھی ایسا ہی کیا۔ غرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس معاہدہ کے بعد واپس مدینہ تشریف لے گئے اور یہ معاہدہ ایک عظیم الشان فتح پر منتج ہوا۔ واپسی کے سفر میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح نازل فرمائی جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر آج رات ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا کی سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔

(ماخوذ از سیرۃ خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 748-772)

قرآن کریم میں سورۃ النجم کی آیت 8-19 میں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مشہور رؤیا جو کہ واقعہ معراج کے متعلق ہے ذکر موجود ہے جس کا ترجمہ ہے کہ جبکہ وہ بلند ترین افق پر تھا۔ پھر وہ نزدیک ہوا، پھر وہ نیچے اُتر آیا۔ پس وہ دو قوسوں کے وتر کی طرح ہوگیا یا اس سے بھی قریب تر۔ پس اس نے اپنے بندے کی طرف وہ وحی کیا جو بھی وحی کیا اور دل نے جھوٹ بیان نہیں کیا جو اس نے دیکھا۔ پس کیا تم اس سے اس پر جھگڑتے ہو جو اس نے دیکھا؟ جبکہ وہ اسے ایک اَور کیفیت میں بھی دیکھ چکا ہے۔ آخری حد پر واقع بیری کے پاس۔ اس کے قریب ہی پناہ دینے والی جنت ہے۔ جب بیری کو اس نے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا۔ نہ نظر کج ہوئی اور نہ حد سے بڑھی۔ یقیناً اس نے اپنے ربّ کے نشانات میں سے سب سے بڑا نشان دیکھا۔

وہ روحانی سفر جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان تک پہنچایا گیا جہاں آپؐ بالآخر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوئے۔ اس روحانی سفر کی تفصیلات بھی احادیث میں موجود ہیں اور کتب احادیث میں کم وبیش 45 صحابہؓ نے اس واقعہ کو مختلف انداز میں بیان کیا ہے۔ واقعہ معراج کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات مسجد حرام میں لیٹے ہوئے تھے اور نیند اور بیداری کی کیفیت میں تھے کہ حضرت جبرئیلؑ نمودار ہوئے اور انہوں نے آپؐ کو اٹھا کر پہلے آپؐ کا سینہ چاک کیا اور آپؐ کے قلبِ مبارک کو آبِ زمزم سے اچھی طرح دھویا اور پھر آپؐ کے دل میں حکمت وایمان کا خزانہ بھر کے آپؐ کے سینے کو بند کر دیا۔ اس کے بعد جبرئیلؑ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوئے۔ پہلے آسمان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت آدمؑ سے ہوئی۔ پھر دوسرے آسمان پر گئے جہاں حضرت یحیٰیؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات ہوئی۔ پھر تیسرے آسمان پر حضرت یوسفؑ سے، چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ سے، پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ سے، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ اور پھر ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر پہنچے جسے قرآن کریم سدرۃ المنتہیٰ کے الفاظ میں بیان فرماتا ہے یعنی انسان کی روحانی رفعت کا وہ آخری مقام یا حدّ کہ جس کے بعد انسان کی رسائی ممکن نہیں۔ اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھی اُتاری گئی اور آپؐ نے حضرت جبرئیلؑ کو ان کی اصل شکل وصورت میں دیکھا کہ ان کے چھ سو پَر ہیں۔ اور اسی معراج کے موقع پر پانچ نمازوں کا تحفہ ملا جن کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر قرار دیا گیا۔

(صحیح بخاری کتاب التوحید باب قولہ وکلم اللہ موسیٰ تکلیما)

روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام میں سوئے ہوئے تھے اور پھر آپؐ بیدار ہوگئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران معراج جو نظارے دیکھے وہ ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھے بلکہ قرآن کریم سورۃ النجم کی ابتدائی آیات میں اسے قلبی رؤیت قرار دیتا ہے۔

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ کی امّت کی کثرت اور شان وشوکت کے نظارے بھی کرائے گئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کثرت کو دیکھ کر مجھے تعجّب ہوا جس نے میدان بھرے ہوئے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 3-4 دارالفکر بیروت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے وحی والہام کا مادّہ ہر شخص میں رکھ دیا ہے۔ کیونکہ اگر یہ مادّہ نہ رکھا ہوتا تو پھر حجت پوری نہ ہو سکتی۔ اس لیے جو نبی آتا ہے اس کی نبوت اور وحی والہام کے سمجھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کی فطرت میں ایک ودیعت رکھی ہوئی ہے اور وہ ودیعت خواب ہے۔ اگر کسی کو کوئی خواب سچی کبھی نہ آئی ہو تو وہ کیونکر مان سکتا ہے کہ الہام اور وحی بھی کوئی چیز ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (البقرہ:287)۔ اس لیے یہ مادّہ اس نے سب میں رکھ دیا ہے۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ زیر آیت: وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ۔ الشوریٰ:52)(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 سورۃ الشوریٰ صفحہ 146)

حضرت مسیح موعودؑ نے بھی خواب کو وحی والہام کی قسموں ہی میں شمار فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ ”صورت چہارم الہام کی یہ ہے کہ رؤیا صادقہ میں کوئی امر خدائے تعالیٰ کی طرف سے منکشف ہو جاتا ہے یا کبھی کوئی فرشتہ انسان کی شکل میں متشکّل ہو کر کوئی غیبی بات بتلاتا ہے یا کوئی تحریر کاغذ پر یا پتھر وغیرہ پر مشہود ہو جاتی ہے جس سے کچھ اسرار غیبیہ ظاہر ہوتے ہیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 274 حاشیہ در حاشیہ نمبر 1)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علم رؤیا کو پُر اسرار علم قرار دیتے ہوئے اس کے باریک در باریک سلسلہ کی بہت سی کڑیاں بے نقاب کی ہیں اور فرمایا ہے کہ:

”عالَم رؤیا اور عالَم آخرت مرایا متقابلہ کی طرح واقعہ ہیں جو کچھ فطرت اور قدرتِ الٰہی نے عالَم خواب میں خواصِ عجیبہ رکھتے ہیں اور جس عجیب طور سے روحانی امور محسوس و مشہود طور پر اس عالَم میں دکھائی دیتے ہیں بعینہٖ یہی حال عالَم آخرت کا ہے یا یوں کہو کہ عالَم خواب عالَم آخرت کے لئے اسی عکسی آئینہ کی طرح ہے جو ہو بہو فوٹوگراف اُتار دکھائے اور اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ موت اور خواب دو حقیقی بہنیں ہیں جن کا حلیہ اور شکل اور لوازم اور خواص قریب قریب ہیں اور اگر ہم اسی زندگی دنیا میں عالَم آخرت کے کچھ اسرار بغیر ذریعہ الہام اور وحی کے دریافت کر سکتے ہیں تو بس یہی ایک ذریعہ عالَم رؤیا کا ہے۔ سو دانشمندوں کو چاہئے کہ اگر اُس عالَم کی کیفیت دریافت کرنا چاہیں تو عالَمِ رؤیا پر بہت غور اور توجہ کریں کیونکہ جن عجائبات سے یہ عالَم رؤیا بھرا ہوا ہے اُسی قسم کے عجائبات عالَمِ آخرت میں بھی ہیں اور جس طور کی ایک خاص تبدیلی وقوع میں آ کر عالَمِ رؤیا پیدا ہو جاتا ہے اور پھر اس میں یہ عجائبات کھلتے ہیں عالَمِ آخرت میں بھی اُسی کے مشابہ تبدیل ہے۔“

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 159، علم تعبیر الرّؤیا اور اس کے عجائبات از مولانا دوست محمد شاہد مؤرخ احمدیت صفحہ 8-9)

پھر فرمایا:

” خواب کے اشارات اس پانی سے مشابہ ہیں جو ہزاروں مَن مٹی کے نیچے زمین کی تہ تک میں واقع ہیں جس کے وجود میں تو کچھ شک نہیں لیکن بہت سی جانکنی اور محنت چاہیے تا وہ مٹی پانی کے اوپر سے بکلّی دُور ہو جائے اور نیچے سے پانی شیریں اور مصفّٰی نکل آوے۔ ہمّت مرداں مددِ خدا۔ صدق اور وفا سے خدا تعالیٰ کو طلب کرنا موجبِ خدا صدق اور فتح یابی ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔“

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 46)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف ”ضرورۃ الامام“ میں اس حقیقت کو بھی واضح فرمایا ہے کہ جب امام الزمان کا ظہور ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑے پیمانے پر سچی خوابوں اور الہامات کا سلسلہ جاری ہوتا ہے جو اُس کی سچائی کی دلیل بنتا ہے۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

” حقیقت یہ ہے کہ جب دنیا میں کوئی امام الزمان آیا ہے تو ہزارہا انوار اُس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اُٹھتی ہیں۔ پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے۔ اس کو سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقّہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبیر اور سوچنے کی قوّت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو۔ اس کو تعبّد اور پرستش میں لذّت عطا کی جاتی ہے اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمّام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے اور یہ تمام باتیں در حقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اُترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے..... مگر مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بھی بڑھ کر ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہو گا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتوہ ہو گا۔“ (ضرورۃ الامام طبع اوّل صفحہ 4-5)

پیارے دوستو! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک سوال یہ کہ خوابوں کی اہمیت کیا ہے اور ہم یہ کیسے سمجھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خوابوں میں ہماری کیا راہنمائی فرمارہا ہے؟ کے جواب میں فرمایا کہ

"خوابوں کی جو تعبیر ہے وہ تو ہر ایک کو سمجھ نہیں آسکتی۔ نیز سمجھایا کہ اس لیے اگر کوئی خواب دیکھو تو کسی شخص سے، جس کو خوابوں کی تعبیر آتی ہو، وہ پوچھ لیا کرو کہ اچھی خواب ہے یا بُری خواب ہے۔ اگر خود سمجھ نہ آئے، نہ بتاتی ہو، کسی سے پوچھتے ہوئے شرم آتی ہو تو پھر یہی ہے کہ اچھی خواب ہو یا بُری خواب ہو تو صدقہ دے دیا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتیجے نکالے۔

حضورِ انور نے وضاحت فرمائی کہ بعض خوابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں، سچی بھی ہوتی ہیں، بعض شیطانی بھی ہوتی ہیں۔ بعض ویسے ہی خیال میں آجاتی ہیں، دن میں جو کچھ ہوتا ہے، وہ خوابوں میں آگیا۔ عام طور پر Psychiatrist (ماہرِ نفسیات) کہتے ہیں کہ ایک آدمی کو ہر رات میں چار پانچ خوابیں آتی ہیں۔ بعض یاد رہتی ہیں، بعض نہیں یاد رہتیں، صبح اُٹھ کے وہ سمجھتے ہیں کہ مجھے کوئی خواب نہیں آئی لیکن نیند میں خوابیں آئی ہوتی ہیں۔ کہیں کی کہیں سیریں کر رہے ہوتے ہیں۔

حضورِ انور نے تلقین فرمائی کہ جو خواب یاد رہ جائے، اس کو پھر دیکھو، اس کا analysis (تجزیہ) کرو کہ اس میں کیا میسج تھا۔ اگر سمجھ آجائے تو ٹھیک ہے نہیں تو کسی سے پوچھ لو۔

اسی حوالے سے حضورِ انور نے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کا واقعہ بھی ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب وہ حضرت یوسفؑ کے زمانے میں بادشاہ کو بھی تو ایک خواب آئی تھی، اس کو سمجھ نہیں آئی تھی، جو اس کی interpretation (تعبیر) کرنے والے تھے انہوں نے کہا کہ یہ تو خیالی خوابیں ہیں، دماغ کا خیال ہے، لیکن حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کی تعبیر کر دی۔ ان کو سمجھ آگئی کہ سات بالیاں اور سات گائیاں اور ان کا کھانا اور نقصان ہونا اور زرخیز زمین ہونا اور drought (خشک سالی یا قحط) آنا اور یہ سارا کچھ، اس میں باتیں ہیں۔

حضورِ انور نے توجہ دلائی کہ بعضوں کو خوابوں کی سمجھ نہیں آتی، اس لیے تمہیں بھی سمجھ نہ آئے تو صدقہ دے دو، بس simple (سادہ) علاج یہی ہے اور اگر تو ایسی خواب ہے، جس میں کوئی صاف طور پر میسج ہے، نیکی کی تلقین جس میں کی جارہی ہے، نیکی کی باتیں بتائی جارہی ہیں تو وہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم یہ کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خواب ہے اور اگر کوئی ایسی بات ہے کہ جس میں تم کو کہا جائے کہ بُرائی کرلو، کچھ نہیں ہوتا، تو وہ سمجھو کہ یہ شیطانی خواب ہے۔

حضورِ انور نے ایک لطیفہ بھی بیان فرمایا کہ ہمارے ہاں ایک بزرگ ہوا کرتے تھے، وہ بڑی اثر ورسوخ والی سرگودھا کی نون فیملی تھی، جو politics (سیاست) میں بھی آئی اور بڑے landlord (جاگیردار) تھے۔ ان کے ایک بزرگ خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں احمدی ہوگئے، ان کی اولاد نہیں تھی، بڑھاپے میں جاکے ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا۔ حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کی دعا سے کہتے تھے کہ بیٹا پیدا ہوا، اس لیے اس کو ربوہ میں وہ لے آئے، شروع شروع کی بات ہے، ربوہ میں ابھی سڑکیں بھی نہیں بنی تھیں، کہیں کہیں گھر تھے اور وہاں سکول میں اس کو داخل کروادیا۔ امیر لوگ تھے، ان کو مائیکرو بس لے کے دی ہوئی تھی کہ وہ گھر سے کار پر آیا کرتا تھا، جبکہ ربوہ میں باقیوں کے پاس ٹوٹا ہوا سائیکل بھی نہیں ہوتا تھا، سارے غریب لوگ تھے، سارے شہر میں ایک یا دو، تین کاریں تھیں۔ تو بہرحال ان کی یہ خواہش تھی کہ لڑکا کچھ پڑھ جائے اور کسی قابل بن جائے، بڑھاپے میں پیدا ہوا ہے اور نیک ہو۔ میرے خاندان کے لوگوں کی طرح پولیٹکس یا بُرائیوں میں نہ چلا جائے۔ تو اس کو وہ ہمیشہ کہتے کہ نماز پڑھو اور جب تک ان کی زندگی رہی، مسجد مبارک بھی لے کر آیا کرتے تھے، جلد ہی فوت ہوگئے تھے اور ان کی بیوی بھی فوت ہوگئی تھیں۔ یہ بزرگ اور ان کا بیٹا، گھر بڑا تھا، لیکن اس کے باوجود دونوں ایک کمرے میں ہی سوتے تھے۔ ایک دن ان کا بیٹا نمازیں پڑھ پڑھ کے تنگ آیا ہوا تھا کہ ابّا جی روز کہتے ہیں کہ نمازیں پڑھو، نمازیں پڑھو، کیا مشکل ہے؟

حضورِ انور نے اس دوران حاضرینِ مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم بھی بعض دفعہ کہتے ہو کہ کیا مشکل ہے کہ نمازیں پڑھو، قائد صاحب کہہ دیتے ہیں کہ نمازیں پڑھو، صدر صاحب، ابّا امّاں کہہ دیتے ہیں کہ نمازیں پڑھو۔

پھر اصل واقعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضورِ انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ خیر وہ بھی اسی طرح تھا، تو ایک دن وہ صبح اُٹھ کے کہنے لگا کہ ابّا جی! مجھے رات خواب آئی ہے، حضرت مصلح موعودؓ خواب میں آئے، انہوں نے کہا ہے کہ بیٹے! تم نمازیں نہ پڑھا کرو۔ تو اس کے ابّا بڑے ہوشیار تھے، انہوں نے کہا کہ دیکھو! ہم یہاں کمرے میں رہتے ہیں، میرا بیڈ دروازے کے قریب ہے اور تمہارا بیڈ دروازے کے پرلی طرف دیوار کے ساتھ دوسری طرف ہے۔ تو مصلح موعودؓ جو دروازے سے گزر کے میری چارپائی کو جمپ (چھلانگ) کرکے تمہارے پاس یہ کہنے کے لیے گئے کہ نمازیں نہ پڑھا کرو تو مجھے کیوں نہ کہہ دیا۔ مجھے بھی کہہ سکتے تھے کہ نمازیں نہ پڑھا کرو، میری بھی چھٹی ہوجاتی۔ تم جھوٹی خوابیں نہ بناؤ۔ تو اس طرح بھی لوگ بعض خوابیں بنا لیتے ہیں۔

حضورِانور نے متنبّہ فرمایا کہ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہے کہ جھوٹی خوابیں نہیں گھڑنی چاہئیں اور خاص طور پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منسوب کرکے کوئی جھوٹی خواب بناتا ہے تو وہ اپنے اوپر لعنت لیتا ہے۔

حضورِانور نے بایں ہمہ خوابوں کی حقیقت جاننے کے لیے حضرت مسیح موعودؑ کی معرکہ آرا تصنیف حقیقۃالوحی کے ابتدائی صفحات پڑھنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی کتاب کے پہلے پچاس، ساٹھ صفحے پڑھو۔ میرا خیال ہے کہ اگر وہ انگلش میں translation ہو گئی ہے تو اس میں خواب کیا ہوتی ہے اور خوابوں کی حقیقت کیا ہوتی ہے، وہ ساری باتیں پتا لگ جاتی ہیں۔ تم بڑے ہو، اب تم کالج، یونیورسٹی میں جانے والے ہو، وہ پڑھو، تمہارا اِتنا نالج (knowledge) ہونا چاہیے۔

مزید برآں حضورِانور نے اپنی اوّل الذکر نصیحت کا اعادہ فرمایا کہ پہلے شروع کے پچاس، ساٹھ صفحات پڑھ لو تو ٹھیک ہو جائے گا اور تمہیں پتا لگ جائے گا کہ خوابوں کا concept کیا ہے، کیا سچی خواب ہے اور کیا جھوٹی خواب ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل مورخہ 30/ جنوری 2025ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(بتعاون: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡